2۔ تشکیلِ پاکستان — میاں بشیر احمد

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 8: ○ **تشکیل:** شکل دینا ○ **اورنگ زیب عالمگیر:** مشہور مغل بادشاہ جس نے ہندوستان پر نصف صدی تک حکومت کی ○ **تکمیل:** مکمل ہونا ○ **احیا:** زندگی بخشنا، زندہ کرنا ○ **اصلاح:** درستی ○ **شاہ ولی اللہؒ:** اٹھارہویں صدی عیسوی کے عظیم عالمِ دین ○ **شاہ عبدالعزیز:** شاہ ولی اللہ کے صاحبزادے جو خود بھی عظیم عالمِ دین تھے ○ **واقفیت:** آگاہی ○ **مذموم:** قابلِ مذمت ○ **تخریب:** خراب کرنا، بگاڑنا ○ **مصلح:** اصلاح کرنے والا ○ **قبائل:** قبیلہ کی جمع۔

صفحہ نمبر 9: ○ **مساعی:** مسعات کی جمع، جدوجہد ○ **جانشین:** جگہ لینے والا ○ **عقیدت مند:** عقیدت رکھنے والا ○ **فرائضی تحریک:** اس کے قائد حاجی شریعت اللہ تھے، تحریک کے مقاصد میں مسلمانوں کو ہندوؤں کے استحصال سے بچانا اور غلط رسوم کا خاتمہ شامل تھا ○ **ناگفتہ بہ:** ناقابلِ بیان ○ **ذلت:** بے عزتی ○ **بتدریج:** آہستہ آہستہ ○ **عتاب:** غصہ، سختی ○ **پسپا ہونا:** پیچھے ہٹنا، شکست کھانا ○ **بیزار:** اُکتایا ہوا ○ **بے رُخی:** بے توجہی ○ **دُوراندیش:** دُور کی سوچنے والا، عقلمند ○ **ہمدردِ ملت:** قوم کا ہمدرد ○ **پسماندہ:** غیر ترقی یافتہ ○ **گو:** اگرچہ ○ **قدامت پسند:** روایات پسند، پرانی سوچ رکھنے والے ○ **دِقت:** مشکل ○ **قدر دانی:** قدر جاننا، اہمیت پہچاننا

صفحہ نمبر 10: ○ **منادی:** اعلان ○ **موقوف کرنا:** ترک کرنا ○ **خوشنودی:** خوشی، رضامندی ○ **پیشِ نظر:** نظر کے سامنے ○ **پے درپے:** مسلسل ○ **خوابِ گراں:** گہری نیند ○ **رفقا:** رفیق کی جمع، دوست، ساتھی ○ **محسن الملک:** سرسیّد کے قریبی ساتھی جوان کی وفات کے بعد علی گڑھ کالج کی مجلس منتظمہ کے سیکرٹری بنائے گئے ○ **وقار الملک:** سرسیّد کے قریبی ساتھی، انھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام میں اہم کردار ادا کیا ○ **حالی:** مولانا الطاف حسین حالی، اُردو کے اہم شاعر، پہلے سوانح نگار اور نقاد، یہ بھی سرسیّد کی تحریک کے اہم رکن تھے ○ **نذیر احمد:** مولوی نذیر احمد دہلوی، اُردو کے پہلے ناول نگار، سرسیّد کے اہم رفیق کار تھے ○ **ذکاء اللہ:** سرسیّد کے قریبی ساتھی ○ **شبلی:** علامہ شبلی نعمانی، سیرت نگار، سوانح نگار، شاعر، نقاد، مؤرخ اور عالمِ دین تھے، علی گڑھ میں پروفیسر بھی رہے ○ **مسدس:** مولانا الطاف حسین حالی کی مشہور نظم جسے ہندوستان بھر کے مسلمانوں میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی۔

صفحہ نمبر 11: ○ **گزشتہ عظمت:** ماضی کی عظمت، وہ عروج جو گزر چکا ○ **امیر علی:** سرسیّد کے ساتھی جو جج بھی رہے ○ **وقعت:** اہمیت ○ **تحریکات:** تحریکیں ○ **رُونما ہوئے:** سامنے آئے ○ **علم الکلام:** مذہبی امور کو عقلی دلائل سے ثابت کرنے کا علم ○ **بروئے کار آنا:** کام میں آنا ○ **بیگانگی:** دُوری، اجنبیت ○ **غائر:** گہرا، وسیع ○ **اجتماعی:** مجموعی ○ **نشوونما:** پرورش، بڑھنا، پھولنا ○ **اطاعت:** حکم ماننا، فرماں برداری ○ **ضبطِ نفس:** نفس کی خواہشات پر قابو پانا ○ **نیابتِ الٰہی:** اللہ تعالیٰ کا نائب ہونا ○ **پرتوفگن:** روشنی دینے والا، شعاع ڈالنے والا

○ ارتقا: بلندی کی طرف بڑھنا، ترقی ○ **رجائیت**: پراُمید ہونا، معاملے کے روشن پہلو پہ نظر رکھنا۔
صفحہ نمبر 12 : ○ **لحظہ**: لمحہ، ○ آن: عزت، ○ **گفتار**: گفتگو ○ **کردار**: سیرت، عمل ○ **برہان**: قطعی دلیل، جس میں کوئی شبہ نہ ہو ○ **قہاری**: قہر والا ہونا، غصے والا ہونا، قہار اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے ○ **غفاری**: بڑا بخشنے والا، ہونا، غفار بھی اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے ○ **قدوسی**: سب سے زیادہ پاک ہونا، قدوس بھی اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے ○ **جبروت**: عظمت، جلال ○ **عناصر**: اجزا ○ **لالہ**: سرخ رنگ کا پھول ○ **دہل جانا**: خوفزدہ ہونا، ڈر جانا ○ **جابجا**: جگہ جگہ ○ **انحطاط**: زوال، کمی ○ **منجملہ**: سب میں سے، تمام میں سے ○ **ترقیات**: ترقیاں ○ **متمدن**: تہذیب یافتہ ○ **ہیٹے نہیں رہتے**: پیچھے نہیں رہتے، کمتر نہیں ہیں ○ **اظہر من الشمس**: سورج سے زیادہ نمایاں، بہت واضح ○ **اکارت**: ناکارہ، بے فائدہ
صفحہ نمبر 13 : ○ **بالعموم**: عام طور پر ○ **دگرگوں**: اُلٹ پلٹ، متغیر ○ **حکماً**: حکم دے کر، حکم کے ذریعے سے ○ **تنسیخ**: منسوخ کرنا ○ **میثاق لکھنؤ**: کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان ۱۹۱۶ء میں طے پانے والا مشہور معاہدہ ○ **جنگ بلقان وطرابلس**: یورپی ملکوں اور ترکی کے درمیان لڑی جانے والی جنگیں ○ **سیلف گورنمنٹ**: حکومت خود اختیاری
صفحہ نمبر 14 : ○ **طوطے کی طرح آنکھیں پھیرنا**: بے وفائی کرنا، دیرینہ تعلقات کو اچانک فراموش کر دینا ○ **ٹھان لیا**: پختہ ارادہ کرلیا ○ **حصے بخرے کرنا**: حصے تقسیم کرنا، آپس میں بانٹنا ○ **علی برادران**: مسلمانوں کے عظیم رہنما مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی ○ **عدم تعاون کی تحریک**: جدوجہد آزادی کی اہم تحریک جس کے دوران میں ہندوستان کے رہنے والوں نے انگریز حکومت کے قوانین پر عملدرآمد سے انکار کیا۔ غیر ملکی مال کی خرید و فروخت ختم کر دی گئی ○ **شدھی**: ہندوؤں کی تحریک جس کا مقصد مسلمانوں کو ہندو بنانا تھا ○ **سنگھٹن**: مسلمانوں کا الگ تشخص ختم کرنے کی پرتشدد ہندو تحریک ○ **سائمن کمیشن**: برطانوی حکومت کی طرف سے ہندوستان بھیجا گیا وفد جس کے سربراہ سر جان سائمن تھے ○ **مسلم کش**: مسلمانوں کو ختم کرنے والا ○ **نہرو رپورٹ**: کانگریسی رہنما جواہر لال نہرو کی تیار کردہ رپورٹ ○ **مسٹر جناح کے چودہ نکات**: قائداعظم کی مشہور آئینی اور قانونی تجاویز اور مطالبات جن کا مقصد مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنا تھا ○ **ہٹ دھرمی**: ضد پر قائم رہنا ○ **سر پھر گیا**: دماغ خراب ہوگیا ○ **ملیامیٹ کر دینا**: مٹا دینا، وجود ختم کر دینا ○ **مصمم ارادہ**: پختہ ارادہ
صفحہ نمبر 15 : ○ **مدغم کرنا**: ضم کر دینا، ملا دینا ○ **علانیہ وخفیہ**: ظاہری اور چھپی ہوئی ○ **جمعیۃ العلما**: مسلمانوں کی مذہبی تنظیم جس کے اکثر رہنماؤں کا تعلق دارالعلوم دیوبند سے تھا ○ **خدائی خدمتگار**: سرحد کے مسلمانوں کی تنظیم جس کے لیڈر خان عبدالغفار خان کو سرحدی گاندھی کہا جاتا تھا ○ **مجلس احرار**: حریت پسند مسلمانوں کی تنظیم جس نے انگریز کے خلاف دلیرانہ سیاسی جدوجہد کی ○ **نیشنلسٹ**: قوم پرست ○ **قومی ہستی**: قومی وجود ○ **لاجواب**: جس کا جواب نہ ہو، بے مثال ○ **پراگندہ**: منتشر، پریشان ○ **اقلیت**: وہ قوم جو تعداد میں کم ہو ○ **برقی رو**: بجلی کی لہر

○ مراعات: رعایتیں، ○ دعویدار: دعویٰ کرنے والا

صفحہ نمبر 16: ○ **یونینسٹ وزارت**: یونینسٹ پارٹی کی حکومت ○ **وضع کی گئی**: بنائی گئی ○ **گتھی سلجھانا**: مسئلہ حل کرنا ○ **سکیم**: منصوبہ، تجویز ○ **مناقشات**: مناقشہ کی جمع، جھگڑے ○ **فسادات**: لڑائیاں، جھگڑے، پُرتشدد کارروائیاں ○ **دستور**: آئین

صفحہ نمبر 17: ○ **یکساں**: مساوی ○ **معرض التوا میں رکھنا**: ملتوی رکھنا، تاخیر کرنا ○ **اخیر سال تک**: سال کے آخر تک ○ **منظم سازش**: سوچی سمجھی سازش ○ **تہ تیغ کرنا**: قتل کرنا ○ **فرزندانِ توحید**: مسلمان ○ **پھل لائیں**: کامیاب ہوئیں ○ **برِعظیم**: خشکی کا بڑا ٹکڑا ○ **قوت آفریں تغیر**: قوت پیدا کرنے والا انقلاب ○ **ملتِ اسلامیہ**: مسلمان قوم ○ **روز بروز**: ہر روز، وقت کے ساتھ ساتھ ○ **ترقی پرور**: ترقی کے عمل کو آگے بڑھانے والا ○ **مساوی**: یکساں، برابر ○ **کارکن**: کام کرنے والا ○ **بیت المال**: اسلامی حکومت کا قومی خزانہ ○ **نصب العین**: مقصد ○ **ڈنکا بجانا**: مشہور کرنا ○ **مطلق العنان**: تمام اختیارات کا مالک ○ **حامل**: رکھنے والا

صفحہ نمبر 18: ○ **خلفائے راشدین**: یہ چار ہیں، خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ، خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ، خلیفہ سوم حضرت عثمان غنیؓ اور خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰؓ ○ **عہد**: دَور ○ **خود اعتمادی**: اپنی صلاحیتوں پہ بھروسا ○ **انکسار**: عجز ○ **تقویٰ**: خوفِ خدا، پرہیزگاری ○ **چرخِ نیلی فام**: نیلے رنگ کا آسمان ○ **گردِ راہ**: راستے کی مٹی، راستے کا گردوغبار ○ **کارواں**: قافلہ

کردار، شخصیات، واقعات، مقامات

اورنگزیب عالمگیر: مشہور مغل فرمانروا، جو ہندوستان میں اسلامی اقدار و روایات کو دوبارہ زندہ کرنے اور انہیں فروغ دینے کے داعی تھے۔ انہوں نے پچاس برس تک حکومت کی۔ ان میں دُنیادار بادشاہوں کی سی کوئی بات نہ تھی، چونکہ مغل سلطنت اندرونی طور پر بہت کمزور ہو چکی تھی۔ اِس لیے اورنگ زیب کی بہترین کوششیں بھی اس کو بچانے میں کامیاب نہ ہوسکیں۔ اورنگ زیب کے فوت ہوتے ہی سلطنت کا شیرازہ بکھرنے لگا۔

شاہ ولی اللہؒ (1703ء۔ 1763ء): معروف عالم دین، محدث اور دینی مفکر، ہندوستان میں اسلامی روایات کو زندہ کرنے اور مستحکم کرنے میں علمی اور سیاسی سطح پر آپؒ نے اہم کردار ادا کیا۔ مرہٹوں کی سرکوبی کے لیے احمد شاہ ابدالی کو آپؒ ہی نے ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ اُس وقت ہندوستان میں ایسی کوئی طاقت نہ تھی جو اس فتنے کا مقابلہ کرنے کی ہمت کرتی۔ قرآن پاک کا سب سے پہلے فارسی زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت آپ ہی کے حصے میں آئی۔

شاہ عبدالعزیزؒ (1746ء۔ 1823ء): شاہ ولی اللہؒ کے بڑے صاحبزادے کا نام۔ آپؒ کی دینی خدمات بھی بہت اہم ہیں۔ اس زمانے میں یورپ کے عیسائی پادری ہندوستان میں بڑے زور شور سے عیسائیت کا پرچار کرنے لگے تھے۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے بڑی کامیابی سے ان کا مقابلہ کیا۔

سید احمد بریلوی (1786ء۔1831ء): ہندوستان میں چلائی جانے والی مشہور تحریک 'تحریکِ مجاہدین' کے امیر، جنھوں نے اسلامی حکومت قائم کرنے کے لیے جہاد کی روایت زندہ کی۔ صوبہ سرحد کے بعض علاقوں میں اسلامی شریعت نافذ بھی کی۔ سکھوں کے خلاف بالاکوٹ کے مقام پر جنگ ہوئی۔ بعض سرحدی پٹھانوں کی بدعہدی کی وجہ سے جنگ میں شکست ہوئی اور بالاکوٹ میں شہید ہوئے۔ ان کا مزار اب بھی بالاکوٹ میں مرجع خلائق ہے۔

ع ملک ہاتھوں سے گیا ملت کی آنکھیں کھل گئیں

علامہ اقبالؒ کی نظم خضرراہ (بانگِ درا) کا ایک مصرع ہے۔ پورا شعر یوں ہے:

ے ملک ہاتھوں سے گیا ملت کی آنکھیں کھل گئیں
حق ترا چشمے عطا کردست غافل درنگر

یہ شعر بیسویں صدی کے شروع میں ترکوں اور عربوں کے ساتھ لڑائی اور بعد میں ترکوں کی شکست کے پس منظر میں کہا گیا تھا۔ یعنی غیر مسلم قوتوں کے ہاتھوں مسلمانوں کو نقصان اُٹھانا پڑا۔ اس سانحے کے نتیجے میں ملتِ اسلامیہ کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جو آنکھیں عطا کی ہیں ان سے کام لیتے ہوئے صورتِ حال کا جائزہ لے کر غور و خوض کرنا ضروری ہے۔ مضمون کے مصنف میاں بشیر احمد نے اس مقام پر مصرع لکھ کر یہ تاثر دیا ہے کہ اگرچہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے حکومت چھن گئی ہے۔ انگریز قابض ہو گئے ہیں لیکن غور کرنا چاہیے اور اصلاحِ احوال کی کوشش کرنی چاہیے۔

تہذیب الاخلاق: سرسید احمد خاں کا جاری کردہ رسالہ جس نے اردو ادب اور مسلمانوں کی معاشرتی اور سماجی اصلاح کے سلسلے میں اہم خدمات سرانجام دیں۔

محسن الملک (1837ء۔1907ء): سرسید احمد خاں کے ایک قریبی ساتھی۔ سرسید کی وفات 1898ء کے بعد سے اپنی وفات (1907ء) تک علی گڑھ کالج کے سیکرٹری رہے۔ آپ نے علی گڑھ کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دلانے کے لیے بہت محنت کی۔

وقار الملک: سرسید احمد خاں کے بہت قریبی ساتھی جن کے بارے میں سرسید احمد خاں نے خود لکھا ہے: "منشی مشتاق حسین وقار الملک سررشتہ دار عدالت نہایت لائق، نہایت محنتی، نہایت کارگزار، نہایت فہیم اور نہایت زود نویس و خوش خط افسر ہے۔ اس افسر کی دیانت داری پر مجھ کو ایسا یقین ہے جیسا کہ اپنی موت پر۔"

تقسیمِ بنگال: بنگال ایک بہت بڑا صوبہ تھا۔ انتظامی اعتبار سے اتنے بڑے صوبے کا انتظام بہت مشکل تھا۔ اس لیے انگریزوں نے 1905ء میں اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ مشرقی بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت کی وجہ سے مسلمانوں کو ملازمتوں اور دیگر معاملات میں کچھ فائدہ حاصل ہو گیا۔ اس بات پر ہندو بہت ناراض ہوئے۔ کیونکہ وہ کوئی ایسی بات برداشت ہی نہیں کر سکتے تھے جس میں مسلمانوں کا بھلا ہو۔ انھوں نے تقسیمِ بنگال کے خلاف زبردست احتجاجی مہم چلائی۔ انگریز بھی مسلمانوں کو فائدہ پہنچتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ وہ ہندوؤں کے حق میں تھے۔

تنسیخِ تقسیمِ بنگال: ہندوؤں کی احتجاجی مہم اور دل سے مسلمانوں کے خلاف ہونے کی بنا پر انگریزوں نے ہندوؤں کی خوشنودی کی خاطر 1909ء میں تقسیمِ بنگال کو منسوخ کر کے دوصوبوں کو ایک ہی صوبہ بنا دیا۔

یو۔ پی: ہندوستان کا شمالی صوبہ۔ اُتر پردیش۔

اُردو ہندی جھگڑا: اردو زبان کو ہندو مسلمانوں کی زبان سمجھتے تھے۔ اس لیے اُردو کے خلاف تھے اور ہندی زبان رائج کروانا چاہتے تھے۔

انتھونی میکڈالڈ: صوبہ یو۔ پی کا گورنر جو مسلمانوں اور اردو زبان کے خلاف خدا واسطے کا بیر رکھتا تھا۔ جب وہ صوبہ بہار کا کلکٹر تھا تو اس نے بہار میں ہندی زبان رائج کرنے کا حکم جاری کیا تھا، چنانچہ اس نے یو۔ پی میں بھی حکماً ہندی زبان اور دیوناگری خط رائج کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ مسلمانوں میں بڑا اضطراب پیدا ہوا۔

اصلاحات: 1909ء میں منٹو مارلے اصلاحات کی طرف اشارہ ہے، جس کی رُو سے مسلمانوں کا جداگانہ انتخابات کا مطالبہ مان لیا گیا تھا۔ یہ مسلمانوں کی بہت بڑی کامیابی تھی۔

جنگِ بلقان اور جنگِ طرابلس: یورپ کی بلقانی ریاستوں نے مل کر ترکی پر حملہ کر دیا۔ اس لڑائی کو جنگ بلقان کہتے ہیں۔ اٹلی نے 1912ء میں لیبیا (طرابلس) پر حملہ کر دیا۔ اس لڑائی کو جنگِ طرابلس کہتے ہیں۔

مسلم لیگ: مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم، 1906ء میں نواب سلیم اللہ کے ایما پر ڈھاکا میں قائم ہوئی۔

سیلف گورنمنٹ کا مطالبہ: 1913ء میں مسلم لیگ نے تاجِ برطانیہ کے تحت ہندوستان میں خود مختار طرزِ حکومت کے قیام کا مطالبہ کیا۔

میثاقِ لکھنؤ: قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان 1916ء کو لکھنؤ میں ایک معاہدہ ہوا جس میں کانگریس نے مسلمانوں کے بیشتر مطالبات تسلیم کر لیے۔ انگریزی دَور میں ہندو مسلم اتحاد کی یہ پہلی کامیاب کوشش تھی۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کے جداگانہ حقِ انتخاب کو پہلی اور آخری بار تسلیم کیا۔ اس معاہدہ کی بدولت، قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ "ہندو مسلم اتحاد کا سفیر" قرار دیا گیا۔

ظالمانہ قوانین رولٹ ایکٹ: 1919ء کے قوانین کی طرف اشارہ ہے جو رولٹ ایکٹ کہلائے جس کی رُو سے قرار پایا کہ کسی شخص کا جرم ثابت کرنا پولیس کی ذمہ داری میں ہے بلکہ ملزم یا مجرم کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بے گناہی ثابت کرے۔ ہمارے ہاں آج تک اس قانون پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔

1919ء ہی میں امرتسر میں جلیانوالہ باغ کا خونی سانحہ پیش آیا اور حکومت نے مارشل لا نافذ کر دیا۔

عدمِ تعاون کی تحریک: مراد ہے تحریکِ ترکِ موالات جس کے رہنما گاندھی جی، محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی

تھے۔ احتجاج کا طریقہ یہ تھا کہ انگریزی خطابات واپس کردیے جائیں' نوکریاں چھوڑ دی جائیں' انگریزی امداد پانے والے اداروں میں تعلیم حاصل نہ کی جائے۔ انگریزی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے اور حکومت کے ہر حکم کے خلاف عمل کیا جائے۔

شدھی اور سنگھٹن تحریکیں: مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لیے ہندوؤں کی تحریکیں' جن سے مسلمان ہندوؤں کے خلاف ہوئے۔

سائمن کمیشن: انگریزی حکومت نے ہندوستان کے سیاسی حالات کا جائزہ لینے کے لیے نومبر 1927ء میں مسٹر سائمن کی سربراہی میں ایک کمیشن ہندوستان بھیجا جس کا کوئی ممبر بھی ہندوستانی نہ تھا۔ سب انگریز تھے۔ اس لیے بیشتر ہندوستانی جماعتوں نے سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کیا۔

آل انڈیا کانفرنس: سائمن کمیشن کے جواب میں آل پارٹیز کانفرنس بلائی گئی جس نے دستور کے بنیادی اصول مرتب کرنے کے لیے ایک مختصری کمیٹی تشکیل دی۔ پنڈت جواہر لال نہرو اس کمیٹی کے صدر تھے۔

نہرو رپورٹ: آل پارٹیز کانفرنس میں قائم کی جانے والی کمیٹی نے جو رپورٹ مرتب کی مسلمانوں کے نقطہ نظر سے وہ بہت مایوس کن تھی۔ یہ نہرو رپورٹ کہلاتی ہے۔

جناح کے چودہ نکات: نہرو رپورٹ پر غور کرنے کے لیے 31 دسمبر 1928ء اور یکم جنوری 1929ء کو دہلی میں آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقد ہوئی۔ جناحؒ کی مسلم لیگ نے اس میں شرکت نہیں کی تھی۔ مارچ 1929ء میں مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ دہلی میں ایک قرارداد پاس کی گئی' جس میں مسلمانوں کے کم از کم دستوری مطالبات کو جناحؒ کے چودہ نکات کی صورت میں پیش کیا گیا۔

گول میز کانفرنس: سیاسی مسائل پر گفتگو کرنے کے لیے محمد علی جناحؒ کے مطالبے پر لندن میں گول میز کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ پہلی گول میز کانفرنس نومبر 1930ء تا جنوری 1931ء' دوسری گول میز کانفرنس ستمبر 1931ء اور تیسری گول میز کانفرنس آخر 1932ء تا آغاز 1933ء منعقد ہوئی۔ آخری دو کانفرنسوں میں علامہ اقبالؒ نے بھی شرکت کی تھی۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ: چونکہ گول میز کانفرنسوں میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا تھا۔ اس لیے حکومتِ برطانیہ نے اپنی مرضی سے نیا دستوری قانون نافذ کر دیا جس میں صوبوں کو مزید اختیارات دیئے گئے۔

اعلانیہ اور خفیہ مساعی: 1937ء کے انتخابات کے نتیجے میں کانگریس کو کئی صوبوں میں وزارتیں بنانے کا موقع ملا تو اس نے کئی اقدامات کیے جو اس کی مسلمان دُشمن ذہنیت کے آئینہ دار تھے' واردھا سکیم' ودیا مندر سکیم اور ایسے ہی دوسرے اقدامات کا مقصد ہندو ازم کو فروغ دینا تھا اور مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو مٹانا تھا۔

خدائی خدمتگار: سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خان کی جماعت کو کہا جاتا ہے جنہیں سرخ پوش بھی کہتے ہیں۔

مجلسِ احرار: تحریک آزادی میں حصہ لینے والی ایک تنظیم جو متحدہ ہندوستان کی حامی تھی۔ چودھری فضل حق'

مولانا ظفر علی خاں اور خاص طور پر سید عطاء اللہ شاہ بخاری اس مجلس کے ساتھ وابستہ رہے۔

شملہ کانفرنس: برطانوی کابینہ کے تین وزرا لارڈ پیتھک لارنس، سر سٹیفرڈ کرپس اور اے ڈی الیگزینڈر پر مشتمل وفد مارچ 1946ء میں ہندوستان آیا تاکہ یہاں کے حالات کا جائزہ لے کر ہندوستان کے دستوری مسئلے کا قابلِ عمل حل تلاش کرے۔ اس وفد نے 27/اپریل 1946ء کو کانگریس اور مسلم لیگ کے رہنماؤں کا ایک اجلاس شملہ میں طلب کیا مگر شملہ کانفرنس میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔

وزارتی مشن: برطانوی کابینہ کے تین وزراء لارڈ پیتھک لارنس، سر سٹیفرڈ کرپس اور اے ڈی الیگزینڈر پر مشتمل وفد کی ہندوستان آمد کو وزارتی مشن کہا جاتا ہے اسی وفد نے شملہ کانفرنس کا اجلاس طلب کیا۔

سبق کا خلاصہ

ہندوستان میں اسلامی حکومت اگرچہ 1857ء تک قائم رہی لیکن دراصل اس کی طاقت اٹھارہویں صدی کے وسط تک ختم ہو چکی تھی۔ 1803ء میں انگریز دہلی میں داخل ہو گئے تھے۔ شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز کی کوششوں سے علم دوست مسلمان حقیقی اسلامی تعلیمات سے آگاہ ہو رہے تھے لیکن مسلمان عوام نے ہندوؤں کی طرح مذموم معاشرتی رسوم اپنا رکھی تھیں۔ اس نازک دور میں ایک پرخلوص مصلح سید احمد بریلوی نے 1816ء تا 1831ء مسلمانوں کی مذہبی و معاشرتی خرابیاں دور کرنے کی پوری کوشش کی۔ 1826ء میں سکھوں کے خلاف جہاد شروع کیا سات ہزار مجاہدین پشاور کے قریب فتح یاب ہوئے۔ سید احمد نے قبائل کی معاشرتی اصلاح کے احکام نافذ کیے بعض سرداروں کی غداری سے مسلمانوں کو شکست ہوئی اور سید احمد 6 مئی 1831ء کو بالاکوٹ میں شہید ہو گئے۔ ان کا اصلاحی کام ان کے جانشینوں نے جاری رکھا۔ سر سید ان کے عقیدت مند تھے۔ بہار میں فرائضی تحریک شروع ہوئی جس کا مقصد غریب مسلمانوں کی امداد اور اصلاح تھا۔

1837ء میں فارسی عدالتوں سے خارج کی گئی۔ 1857ء کے بعد انگریز حکمرانوں نے مسلمانوں سے زمینیں اور عہدے چھین لیے۔ اسلامی تعلیم کے ذرائع ختم کر دیے۔ ان مظالم کے باعث مسلمان، انگریز اور اس کے اداروں سے بیزار ہو گئے۔ ہندوؤں کی بے رخی نے یہ بیزاری بڑھائی۔ ان ابتر حالات میں سر سید نے قوم کو جدید زمانے کی ضروریات سے آگاہ کرتے ہوئے اُمید، محنت اور ترقی کا پیغام دیا۔ انہیں نئے علوم سیکھنے اور حکومت سے تعاون کرنے پر آمادہ کیا۔ سر سید نے اپنی کتابوں اور رسالہ تہذیب الاخلاق سے اسلام کو عقل کے اصولوں کے مطابق ثابت کیا۔ 1877ء میں علی گڑھ کالج کا افتتاح ہوا۔ 1884ء میں سر سید پنجاب آئے جس سے علی گڑھ کے مشن کو تقویت ملی اور لاہور میں انجمن حمایت اسلام قائم ہوئی۔ 1867ء میں بنارس کے ہندوؤں کی اُردو مخالف سوچ اور جدوجہد نے سر سید کے دل میں یقین پیدا کر دیا تھا کہ اب ہندو مسلم بطور قوم ساتھ نہیں چل سکتے۔ اسی لیے 1885ء میں کانگریس قائم ہوئی تو سر سید نے مسلمانوں کو اس میں شرکت سے روکا۔ انہوں نے 1886ء میں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد ڈالی۔ وہ انگریزوں کی خوشنودی نہیں بلکہ

مسلمانوں کی ترقی چاہتے تھے۔ 1898ء میں اِن کا انتقال ہوا تو مسلمان جاگ چکے تھے۔ سرسید کے رفقا میں سے محسن الملک نے کالج کو ترقی دی۔ وقار الملک ایک سیاسی جماعت کی تشکیل میں معاون ہوئے۔ حالی شبلی اور امیر علی نے مختلف ادبی کارنامے انجام دیے۔ سرسید، امیر علی اور دیگر بزرگوں نے اسلام اور مغربی علوم کو ملایا تو اس کے ردِ عمل میں شبلی نے لکھنؤ میں ندوۃ العلما قائم کیا اور دیوبند میں علما نے قدیم طرز کی درس گاہ قائم کی۔ اس طرح مذہب سے بیگانگی تو کم ہوگئی لیکن مغرب بیزاری کا رویہ حد سے بڑھ گیا۔ اقبال نے اسلامی اور مغربی علوم کا مطالعہ کر کے اپنا فلسفہ پیش کیا وہ کہتے ہیں کہ اطاعت، ضبطِ نفس اور نیابت الٰہی کی منزلیں طے کر کے انسان خودی کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔ اسے مذہب کی رہنمائی چاہیے۔ اقبال نے توحید، عشق رسول ﷺ اور پیروی رسول ﷺ، قرآن کے مطالعہ اور رجائیت پر زور دیا۔ ان کے خیال میں سچا مومن اللہ کی برہان ہے اور مسلمان قہاری، غفاری، قدوسی اور جبروت کا مجموعہ ہے۔ وہ جلال و جمال کا مجموعہ ہے۔ اقبال نے مسلمانوں کو حرکت وعمل کا درس دیا۔ اپنے رہنماؤں کی پکار پر مسلمان تعلیمی میدان میں کچھ آگے بڑھے مگر پسماندہ رہے معیشت میں وہ ہندوؤں سے پیچھے رہے البتہ اُردو زبان کو انہوں نے خوب ترقی دی۔ علی گڑھ کالج 1920ء میں یونیورسٹی بن گیا۔ حیدر آباد میں جامعہ عثمانیہ قائم ہوا۔ اس پیش رفت کے باوجود یہ بات واضح تھی کہ مسلمانوں کی سیاسی حیثیت مضبوط نہ ہوئی تو وہ دوسروں سے پیچھے ہی رہیں گے۔ سرسید کا نظریہ یہ تھا کہ مسلمان عملی سیاست سے الگ رہ کر پہلے مغربی علوم حاصل کریں اور اپنی حالت سدھاریں مگر 1905ء میں ہندوؤں کی تقسیم بنگال کے خلاف تحریک اور اُردو ہندی جھگڑے میں یو پی حکومت کے کردار نے مسلمانوں کی سیاسی جماعت کی ضرورت کا احساس دلایا۔ دسمبر 1906ء میں مسلم لیگ قائم ہوئی اور 1909ء میں مسلمانوں نے جداگانہ انتخابات کا حق حاصل کیا۔ 1913ء میں انہوں نے ہندوستان کے لیے سیلف گورنمنٹ کا مطالبہ کیا اور کانگریس کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھایا ''میثاق لکھنؤ'' کے باعث 20 اگست 1917ء کو اعلان کرنا پڑا کہ ہندوستان کو بتدریج خود اختیاری حکومت دی جائے گی مگر جنگ عظیم ختم ہوئی تو انگریز وعدے سے پھر گئے ترکی کو تقسیم کرنے کی سازش پر گاندھی اور علی برادران نے مل کر تحریک چلائی لیکن ہندو لیڈروں کی شدھی اور سنگٹھن جیسی تحریکوں سے ہندو مسلم تعلقات بگڑ گئے۔ سائمن کمیشن کی آمد اور نہرو رپورٹ نے مسلمان لیڈروں کو خواب غفلت سے جگایا۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس نے اپنے مطالبات پیش کیے۔ 1930ء میں کانگریس نے سول نافرمانی تحریک چلائی 1935ء میں نیا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نافذ ہوا۔ 1937ء کے انتخابات میں آٹھ صوبوں میں اقتدار ملنے پر کانگریس نے مسلم کش اقدامات کیے۔ اُردو کو مٹانے، ہندی کو ابھارنے کی کوشش کی گئی۔ مسلم لیگ کے علاوہ 1919ء میں جمیعت العلما، 1929ء میں خدائی خدمت گار اور مجلس احرار قائم ہو چکی تھیں۔ کانگریس نے مسلمانوں کا قومی وجود مٹانا چاہا تو قائداعظم کی زیرِ قیادت مسلم لیگ ہی وہ جماعت تھی جس نے یہ چیلنج قبول کیا۔ 1937ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ایک نئے دور کا آغاز تھا۔ جس کے بعد 23 مارچ 1940 کو لاہور میں قرارداد پاکستان کی

منظوری سے قوم میں زندگی کی برقی رو دوڑ گئی۔ مسلمان جدا حکومت اور وطن کے دعویدار بن گئے۔ 1944ء میں پنجاب میں مسلم لیگ اور یونینسٹ وزارت میں جھگڑا اور بمبئی میں گاندھی اور قائداعظم میں ناکام ملاقات ہوئی اگلے برس شملہ کانفرنس میں کانگریس اور مسلم لیگ کو اکٹھا بلایا گیا مگر نتیجہ نہ نکلا آخر کار نئے انتخابات اور ہندوستان کو خود اختیاری حکومت دینے کے ارادے کا اعلان ہوا۔ 46-1945ء کے انتخابات میں ہندوؤں میں کانگریس اور مسلمانوں میں مسلم لیگ کو مکمل کامیابی ملی۔ 1946ء میں وزارتی مشن کی کانگریس نواز سکیم کو مسلم لیگ نے ٹھکرایا بعد میں مسلم لیگ مرکزی حکومت میں شامل تو ہوئی لیکن کانگریس سے اختلافات برقرار رہے۔ ملک بھر میں فرقہ وارانہ کشیدگی پھیل گئی اور فسادات ہونے لگے۔ انگریز حکمرانوں نے فروری 1947ء میں فیصلہ کیا کہ وہ جون 1948ء تک ہندوستان کو خالی کردیں گے۔ جنوری 1947ء میں پنجاب میں مسلمانوں کی کامیاب تحریک سے برطانوی حکومت کو یقین ہوگیا کہ اب مسلمانوں کو آزادی دینا ہوگی۔ پاکستان کے مخالفین نے منظم سازش کے تحت آٹھ دس لاکھ مسلمان شہید کردیے۔ 3 جون کو برصغیر کی آزادی کا منصوبہ شائع ہوا جس کے مطابق 15 اگست 1947ء کو دو خود مختار حکومتیں پاکستان اور ہندوستان قائم ہوگئیں۔ قیام پاکستان کے غیر معمولی نتائج کا دُنیا ابھی ادراک نہیں کرسکتی پاکستانی مسلمانوں پہ روز بروز واضح ہو رہا ہے کہ اپنا اسلامی اور انسانی فرض ادا کرنے کے لیے انہیں اقلیتوں، غریبوں، کارکنوں اور عورتوں کے حقوق کو تحفظ دینے والی حکومت قائم کرنی ہوگی جس کی بنیاد اسلامی جمہوریت کے اصولوں پر ہوگی۔ مسلمانوں کا نصب العین وہ اسلام ہے جو سچائی، دلیری، امن، صبر، محبت، محنت و مساوات کا درس دیتا ہے۔ وہ اسلام جس کا نمونہ حضور ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد کے مسلمانوں کی زندگیوں میں نظر آتا ہے۔

مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیجیے:

الف: سید احمد بریلوی کے مقاصد کیا تھے؟

جواب: سید احمد بریلوی مسلمانوں کی مذہبی و معاشرتی خرابیاں دُور کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے جہاد کی مہم بھی شروع کی جس کا مقصد مذہبی آزادی حاصل کرنا تھا۔

ب: سید احمد بریلوی نے کن حالات میں جامِ شہادت نوش کیا؟

جواب: سیّد احمد بریلوی کو پشاور کے قریب میدانِ جنگ میں فتح ملی جس کے بعد انھوں نے اسلامی نظام حکومت قائم کیا اور قبائل کی معاشرتی اصلاح کے احکامات نافذ کیے لیکن بعض سرداروں کی غداری کے نتیجے میں وہ سکھوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔

ج: سر سیّد احمد خان نے اپنی قوم کی کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: سر سیّد نے رسالہ ''اسباب بغاوت ہند'' اور اپنی دیگر تحریروں کے ذریعے انگریز حکمرانوں میں مسلمانوں

کے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی۔ رسالہ "تہذیب الاخلاق" کے ذریعے مسلمانوں کی سماجی اور سیاسی تربیت کی۔ علی گڑھ کالج قائم کیا اور محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ کونسل کے ممبر کے طور پر مسلمانوں کے مفادات کا تحفظ کیا۔

د: اس سبق میں سر سید احمد خاں کے جن رفقا کا ذکر آیا ہے، اُن کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: محسن الملک نے علی گڑھ کالج کو ترقی دی۔ وقار الملک ایک سیاسی جماعت (آل انڈیا مسلم لیگ) کی تشکیل میں معاون ہوئے۔ حالی کی شاعری اور شبلی نعمانی کی نثر نگاری نے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جگایا۔ امیر علی کی انگریزی تصانیف نے مغربی حلقوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے متعارف کروایا۔

ہ: علامہ اقبال کی تعلیمات کا نچوڑ کیا ہے؟

جواب: علامہ اقبال کی تعلیمات کا نچوڑ ان کا فلسفہ خودی ہے۔ اقبال کا خیال ہے کہ انسان اطاعت الٰہی، ضبط نفس اور نیابت الٰہی کی تین منزلیں طے کرتا ہوا خودی کی انتہائی بلندی پر پہنچ سکتا ہے۔

و: قائداعظم نے کن حالات میں قوم کی ڈانواں ڈول کشتی کا چپوار اپنے ہاتھ میں لیا؟

جواب: 1937ء کے انتخابات کے بعد آٹھ صوبوں میں حکومت ملنے پر کانگریس مسلمانوں کا قومی وجود ختم کرنے کے درپے ہوگئی تھی۔ مسلمانوں کے لیے خطرناک حالات میں قائداعظم نے قوم کی قیادت سنبھالی اور انگریز حکمرانوں اور کانگریسی لیڈروں کی سازشیں ناکام بنادیں۔

ز: قیامِ پاکستان کے مقاصد کیا تھے؟

جواب: قیامِ پاکستان کا اہم مقصد اسلامی جمہوریت کے اصولوں پر حکومت قائم کرنا تھا، جس میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کو مساوی حقوق حاصل ہوں۔ غریبوں، کارکنوں اور خواتین کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ دولت مناسب طور پر عوام میں تقسیم اور بیت المال میں جمع ہو۔

ح: پاکستان کے مسلمانوں کا نصب العین کیا ہے؟

جواب: پاکستان کے مسلمانوں کا نصب العین اسلام ہے۔ مطلق العنان بادشاہوں اور امرا کے طرز زندگی کے بجائے پیغمبر اسلام ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد کے مسلمانوں کی زندگیاں ہی اس اسلام کا نمونہ ہیں۔

2۔ مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کیجیے:

الف: "مسلمانوں کی مساعی خود مسلمانوں ہی کے ہاتھوں برباد ہوگئیں۔"

وضاحت: سید احمد بریلوی نے مسلمانوں کی مذہبی آزادی کے لیے جہاد شروع کیا اور صوبہ سرحد کے کچھ علاقوں میں فتوحات حاصل کرنے کے بعد اسلامی حکومت بھی قائم کر دی لیکن بعض سرداروں نے غداری کی اور سید احمد سکھوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ اس طرح مسلمانوں کی معاشرتی اصلاح اور مذہبی آزادی کی مساعی مسلمانوں ہی کے ہاتھوں برباد ہوگئیں۔

ب: ''ملک ہاتھوں سے گیا، ملت کی آنکھیں کھل گئیں۔''

وضاحت: علامہ اقبال کے اس مصرع کا حوالہ دیتے ہوئے مصنف کہنا چاہتا ہے کہ برصغیر کی حکومت سے محروم ہونے کے بعد مسلمانوں نے اپنی شکست اور انگریزی کی فتوحات کے اسباب پر غور کیا۔ سر سید احمد خان نے تعلیمی اور سماجی اصلاح کے لیے کوششیں کیں جن کے نتیجے میں مسلمان بیدار ہو گئے یعنی مسلمانوں کو اقتدار گنوانے کے بعد ہی ہوش آیا۔

ج: ''پنجاب کے مسلمان سر سید کی منادی پر اس طرح دوڑے جس طرح پیاسا پانی پر دوڑتا ہے۔''

وضاحت: ۱۸۸۴ء میں سر سید احمد خان نے پنجاب کا دورہ کیا تو مسلمانانِ پنجاب نے ان کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے ''انجمن حمایت اسلام'' قائم کی جس کی تعلیمی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ پنجاب والوں کا ردِ عمل بالکل ایسا تھا، جیسے انھیں عرصہ دراز سے سر سید جیسے مصلح اور ناصح کا انتظار تھا۔

د: ''1898 میں جب سر سیّد نے انتقال کیا تو اُن کی قوم اپنے خواب گراں سے جاگ چکی تھی۔''

وضاحت: سر سیّد نے علی گڑھ کالج قائم کیا۔ 1886ء میں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد ڈالی۔ رسالہ تہذیب الاخلاق کے ذریعے تہذیب و تمدن اور ادب کی اصلاح کی۔ ان کی مخلصانہ کوششیں کامیاب ہوئیں اور ان کی زندگی ہی میں ہندوستان کے مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہو گئے۔

ہ: ''یہ پہلا موقع تھا جب مجھے یقین ہو گیا کہ اب ہندو مسلمانوں کا بطور ایک قوم کے ساتھ چلنا محال ہے اور دونوں قومیں کسی کام میں دل سے شریک نہ ہو سکیں گی۔''

وضاحت: 1868ء میں بنارس کے ہندوؤں نے اُردو کے خلاف اور بھاشا زبان (ہندی) کو رائج کرنے کے حق میں تحریک چلائی جس کے نتیجے میں سر سید دلبرداشتہ ہو گئے۔ اس تحریک سے قبل وہ مذہب کی تفریق کے بغیر پوری ہندوستانی قوم کی فلاح و بہبود کے خواہاں تھے لیکن اس کے بعد انھوں نے مسلمانوں کو الگ قوم سمجھتے ہوئے اپنی اصلاحی کاوشیں اسی قوم تک محدود رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔

و: ''امیر علی نے اپنی انگریزی تصانیف سے مغربی حلقوں میں اسلام کی وقعت پیدا کی۔''

وضاحت: جسٹس امیر علی اپنی اعلیٰ سماجی حیثیت اور انگریزی میں غیر معمولی قابلیت کے باعث ہندوستان کے انگریز حکمران طبقہ میں حلقہ اثر رکھتے تھے۔ انھوں نے اپنی تصانیف میں اسلام کا حقیقی تعارف پیش کیا، جس سے مغربی حلقوں میں اسلام کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیاں دُور ہوئیں۔

ز: ''جب تک قوم سیاسی حیثیت سے مضبوط و متحد نہ ہو گی، اس کی ساری روایات اکارت جائیں گی۔''

وضاحت: سر سیّد اور ان کے رفقا کی مؤثر کوششوں کے نتیجے میں ہندوستان کے مسلمان تعلیمی، سماجی اور ادبی شعبوں میں ترقی کرنے لگے تھے لیکن سیاسی طور پر وہ منتشر تھے اور کوئی پلیٹ فارم میسر نہ تھا۔ ان حالات میں یہ خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ مسلمان سیاسی حیثیت سے مضبوط اور متحد نہ ہوئے تو دیگر شعبوں میں ان کی ترقی غیر مفید ثابت ہو گی۔

3: درست بیان کے سامنے ''درست'' اور غلط کے سامنے غلط لکھیے:

الف: مذموم معاشرتی رسموں میں مسلمانوں اور ہندوؤں میں بہت فرق تھا۔ (غلط)

ب: سید احمد بریلویؒ 6 مئی 1831ء کو بالاکوٹ میں شہید ہوئے۔ (درست)

ج: فرائضی تحریک کا مقصد مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت کی اصلاح اور ان کی امداد تھا۔ (درست)

د: 1837ء میں فارسی زبان عدالتی زبان قرار پائی۔ (غلط)

ہ: سر سید نے مسلمانوں کو انڈین نیشنل کانگریس میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ (غلط)

و: حالی کی مسدس نے ہندوستانی مسلمانوں کی زندگی میں انقلاب کی لہر دوڑا دی۔ (درست)

4: واقعات کے سامنے درست سن لکھیے:

الف: سید احمد بریلویؒ نے سکھوں کے خلاف جہاد کا آغاز کیا۔ (1826ء)

ب: جنگ بلقان وطرابلس۔ (1912ء)

ج: علی گڑھ کالج یونیورسٹی کے درجے تک پہنچا۔ (1920ء)

د: جامعہ عثمانیہ کا شاندار ادارہ قائم ہوا۔ (1920ء)

ہ: قائداعظمؒ کے چودہ نکات۔ (1929ء)

و: گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ۔ (1935ء)

ز: پنجاب میں مسلم لیگ کی آزادی کی تحریک۔ (1947ء)

5۔ اس سبق میں جن شخصیات کا ذکر آیا ہے۔ اُن کی فہرست مرتب کیجیے اور اُن کے بارے میں سبق میں دی ہوئی معلومات کے علاوہ کتب خانے سے مزید معلومات حاصل کر کے انھیں اپنے رجسٹر میں لکھیے۔

جواب: اورنگ زیب عالمگیر، شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، سید احمد بریلوی، سر سید احمد خاں، نواب محسن الملک، نواب وقارالملک، الطاف حسین حالی، شبلی نعمانی، سید امیر علی، ڈپٹی نذیر احمد، ذکاء اللہ، محمد علی جوہر، شوکت علی، علامہ اقبال، قائداعظم، گاندھی۔

6۔ ''پاکستان ناگزیر تھا'' کے موضوع پر ایک مضمون لکھیے۔

جواب: طلبہ سبق ''تشکیلِ پاکستان'' سے معلومات اخذ کر کے خود مضمون لکھنے کی کوشش کریں۔

7۔ مندرجہ ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

○ عزت خاک میں ملنا: اولاد کی غلط حرکتوں سے معززینِ علاقہ کی عزت خاک میں مل جاتی ہے۔

○ ذلت کے درپے ہونا: غیر مسلم قومیں ہمیشہ اُمتِ مسلمہ کی ذلت کے درپے ہوئیں اور اسے ذلیل کر کے چھوڑا۔ (اصل محاورہ ہے عزت کے درپے ہونا)

○ زخموں پر نمک چھڑکنا: امتحان میں ناکامی پر میری ڈھارس بندھانے کے بجائے آمنہ نے مجھے طعنے دے کر

میرے زخموں پر نمک چھڑکا ہے۔

○ **نئی زندگی پھونکنا:** 1936ء میں پنجاب کے علاقے میں علامہ اقبال کی کوششوں نے مسلم لیگ میں نئی زندگی پھونک دی (محاورے کے اصل الفاظ ہیں نئی رُوح پھونکنا)

○ **خوابِ گراں سے جاگنا:** اپنے قومی رہنماؤں کی پکار پر مسلمانانِ ہند خوابِ گراں سے جاگے۔

○ **علم کا چراغ روشن کرنا:** تاریخ عالم گواہ ہے کہ مسلمان جہاں کہیں بھی گئے علم کے چراغ روشن کیے۔

○ **ٹھوکریں کھانا:** بے روزگاری کا یہ عالم ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان بھی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔

○ **اظہر من الشمس ہونا:** اسلام کے خلاف عالم کفر کی دُشمنی اب اظہر من الشمس ہوگئی ہے۔

○ **ارادے دھرے کے دھرے رہ جانا:** ماں باپ بیٹے کو ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے۔ بیٹے نے غلط صحبت میں پڑ کر پڑھائی چھوڑ دی اور ماں باپ کے ارادے دھرے کے دھرے رہ گئے۔

○ **ہاتھ بڑھانا:** ہمیں سوچ سمجھ کر بھارت کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہیے۔

○ **سَر پھر جانا:** گالیاں سُن کر دلاور کا بھی سَر پھر گیا۔ اُس نے بھی سکندر کو خوب گالیاں دیں۔

○ **طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لینا:** مطلب نکلتے ہی بے مروت اور بے وفا لوگ طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔

○ **ڈنکا بجنا:** مسلسل کامیابیوں کی وجہ سے سکواش کے میدان میں ایک عرصے تک جہانگیر خان اور پھر جان شیر خان کا ڈنکا بجتا رہا ہے۔

امدادی افعال: اردو زبان کی مقبولیت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اُردو زبان میں امدادی افعال نے بڑی وسعت اور نزاکت پیدا کر دی ہے۔

تحریر و تقریر میں اکثر اوقات اصل فعل کے ساتھ کوئی دوسرا فعل یا اس کا جز استعمال کیا جاتا ہے، جس سے اصل فعل کے معنوں میں تھوڑا بہت تغیر پیدا ہو جاتا ہے یا تو اصل فعل کے معنوں میں زیادہ قوت پیدا ہو جاتی ہے یا کلام میں کوئی حسن و خوبی آ جاتی ہے۔ وہ افعال یا ان کے اجزا جو اصل فعل کی مدد یا معاونت کے طور پر آتے ہیں۔ امدادی افعال یا افعالِ معاون کہلاتے ہیں۔

اس ضمن میں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ تمام بنیادی افعال امدادی افعال کے طور پر استعمال نہیں ہوتے جبکہ تمام امدادی افعال، بنیادی افعال بھی ہوتے ہیں۔ اردو میں بالعموم استعمال ہونے والے امدادی افعال جن مصادر سے بنتے ہیں وہ یہ ہیں: دینا، لینا، آنا، جانا، ڈالنا، پڑنا، رہنا، ہونا، بیٹھنا، اُٹھنا، چکنا، سکنا، پانا، کرنا، نکلنا، لگنا، چاہنا اور رکھنا وغیرہ۔

عام طور پر امدادی فعل اصل فعل کے بعد ہی آتا ہے جیسے امدادی افعال دینا اور لینا کی مناسبت سے یہ جملے۔

میں نے اسے سمجھا دیا ہے۔

یہ رقم رکھ لیجیے۔

لیکن کبھی کبھی امدادی فعل اصل فعل سے پہلے بھی گر جاتا ہے، جیسے یہ جملے

آسمان نے ہم کو ثریا سے زمین پر دے مارا۔

اور تو اور وہ مجھ کو بھی لے ڈوبا۔

☆ اب آپ گزشتہ سبق میں سے ایسے تمام افعال تلاش کر کے، جو امدادی افعال کے طور پر آئے ہوں ایک فہرست مرتب کیجیے اور جملے بنائیے۔

- چکنا: مسلمانوں کی سیاسی قوت ختم ہو چکی تھی۔
- ہونا: عوام کی مذہبی حالت بہت گری ہوئی تھی۔
- لگنا: چور پولیس کو دیکھ کر دوڑنے لگا۔
- دِکھانا: سر سید احمد خاں نے جو کہا وہ کر دِکھایا۔
- رہنا: علی گڑھ کالج مسلمانانِ ہند کا واحد قومی مرکز بنا رہا۔
- لینا: سر سیّد کی دُور اندیشی نے مسلمانوں کو ہونے والے نقصان کو دیکھ لیا۔
- ملنا: چند ملاقاتوں کے بعد سر سید اور ان کے رفقا اِسلام کو مغربی علوم سے جا ملایا۔
- گیا: بیگانگی بہت حد تک کم ہو گئی۔
- دینا: ایمان عملاً انسان کو خوف اور مایوسی سے آزاد کر دیتا ہے۔
- سکنا: قومی اور بین الاقوامی حقوق حکومت برطانیہ کے ہاتھ میں محفوظ نہیں رہ سکتے۔

☆ سیاق وسباق کے حوالے سے اہم اقتباسات کی تشریح

اقتباس 1: ”1937ء میں جب کانگرس برسرِ اقتدار آئی اور اس نے مسلمانوں کی قومی ہستی کو ختم کرنا چاہا تو سوال پیدا ہوا کہ مسلمان اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ اس خطرناک وقت میں مسلم لیگ کی قیادت جس زبردست شخصیت کے ہاتھ میں تھی، اس نے کانگرس کے چیلنج کو دلیری سے قبول کیا۔ یہ قائدِاعظم محمد علی جناحؒ تھے، جو ایک طرف سیاسی بات چیت میں انگریزی حکومت اور کانگرسی لیڈروں کے ساتھ پورے اُترے اور دوسری طرف اپنی لاجواب شخصیت کے بل پر ایک پراگندہ اقلیت کو ایک مستقل قوم بنانے میں نمایاں طور پر کامیاب ہوئے۔“ (سرمایۂ اُردو 12، صفحہ 15)

سبق کا عنوان : تشکیلِ پاکستان

مصنف کا نام : میاں بشیر احمد

سیاق و سباق: قیامِ پاکستان کوئی معمولی واقعہ نہیں بلکہ اس کے پیچھے ایک عظیم مسلسل تاریخی جدوجہد کارفرما ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں کی اصلاح کے لیے سید احمد بریلوی اور سرسید احمد خان جیسے مصلحین کی کاوشوں کے نتیجے میں وہ فضا تیار ہوئی جس میں مسلمان من حیث القوم اپنے سود و زیاں کے متعلق سوچنے کے قابل ہو گئے۔ مولانا الطاف حسین حالی، شبلی نعمانی، محسن الملک، وقار الملک اور امیر علی جیسے بیدار مغز رہنماؤں نے وقت کے تقاضوں کو سمجھا اور مسلمانوں کو ان کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کیا، پھر علامہ اقبال کے فکر و فن نے مسلمانوں کی سیاسی و سماجی بیداری کے عمل کو تکمیل تک پہنچایا اور قائداعظم محمد علی جناح کی ولولہ انگیز قیادت میں ان کی قومی جدوجہد ایک آزاد مملکت کے قیام پر منتج ہوئی۔ ہمیں پاکستان میں حقیقی اسلامی جمہوریت قائم کرنی ہے۔ ایک مسلمان کا نصب العین، وہ اسلام ہونا چاہیے جس کا نمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کی زندگیوں میں ملتا ہے۔

تشریح: 1885ء میں کانگریس کے قیام کے بعد سرسید احمد خان نے مسلمانوں کو اس میں شرکت سے منع کر دیا تھا۔ سرسید کی دُور بین نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ مستقبل میں کانگریس ہندو اکثریت کے مفادات کی محافظ بن جائے گی جس کا لازمی نتیجہ مسلم قومیت، اقدار، ثقافت اور روایات کی مخالفت کی شکل میں سامنے آئے گا۔ سرسید کی یہ سوچ 1937ء میں بالکل درست ثابت ہوئی جب متحدہ ہندوستان کے آٹھ صوبوں میں کانگریس برسرِاقتدار ملا۔ کانگریس کی حکومتوں نے مسلم دُشمنی کے بدترین مظاہرے کیے۔ اُردو کو مسلم قومیت کا نشان سمجھتے ہوئے مٹانے کی سازشیں ہوئیں اور ہندی کو رواج دیا گیا۔ گئوکشی کو ناجائز قرار دینا اور تعلیمی اداروں میں "بندے ماترم" جیسے فرقہ وارانہ گیت کو رائج کرنا خالص انتہاپسند ہندو ذہنیت کا اظہار تھا۔ ان حالات میں مسلم لیگ کے قائد، قائداعظم محمد علی جناح نے بے مثال جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کانگریس کا چیلنج قبول کیا۔ وہ ایک عظیم سیاستدان اور مدبر ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر وکیل بھی تھے۔ بات چیت اور مذاکرات میں ان کی مہارت مسلمانوں کے بہت کام آئی۔ انھوں نے انگریز حکمرانوں اور کانگریسی لیڈروں کی سیاسی چالوں کا بیک وقت مقابلہ کیا۔ ان کی کرشماتی شخصیت نے ایک منتشر اقلیت کو ایک متحد اور منظم قوم میں تبدیل کر دیا۔ کانگریس کی مسلم دُشمن کارروائیاں اس اعتبار سے مسلمانوں کے لیے مفید رہیں کہ کانگریس کا اصل چہرہ بروقت بے نقاب ہو گیا اور مسلمانوں نے اس سے اُمیدیں لگانے کے بجائے مسلم لیگ کو اپنا واحد پلیٹ فارم قرار دیتے ہوئے ایک آزاد وطن کے لیے فیصلہ کن جدوجہد کا حتمی فیصلہ کر لیا۔

اقتباس 2: "ادھر یہ امر پاکستان کی ملتِ اسلامیہ پر روز بروز واضح ہو رہا ہے کہ اگر اسے اپنی اور دُنیا کی طرف اپنا اسلامی اور انسانی فرض ادا کرنا ہے تو پاکستان کی حکومت لازمی طور پر اسلامی جمہوریت کے ترقی پرور اصولوں پر قائم ہو گی، جس میں مسلم اور غیر مسلم دونوں سے مساوی سلوک کیا جائے گا، جس میں بڑے بڑے سرمایہ داروں کے لیے جگہ نہ ہو گی بلکہ جس میں غریبوں اور کارکنوں کا خاص طور پر خیال رکھا جائے گا، جس میں عورت کے

حقوق اور اس کی شخصیت محفوظ ہوگی۔" (سرمایۂ اُردو، صفحہ 17)

سبق کا عنوان : تشکیلِ پاکستان

مصنف کا نام : میاں بشیر احمد

سیاق وسباق: قیامِ پاکستان مسلمانانِ برصغیر کی ایک عظیم تاریخی جدوجہد کا منطقی نتیجہ ہے۔ سیّد احمد بریلوی سے سرسیّد احمد خان تک مسلم مصلحین نے مسلسل کوششوں سے وہ فضا تیار کی جس میں مسلمان من حیث القوم اپنے سود وزیاں کے متعلق سوچنے کے قابل ہو گئے۔ علامہ اقبال کی شاعری اور فلسفہ نے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جگایا اور زندگی گزارنے کا باوقار انداز سمجھایا۔ فلسفہ خودی نے مسلمانوں کو آزادی کا سبق دیا۔ قائداعظم نے اقبال کے افکار پر عمل کرتے ہوئے بیک وقت انگریزوں اور ہندوؤں کی سازشوں کا مقابلہ کیا اور اپنی مومنانہ فراست کو استعمال میں لاتے ہوئے ایک آزاد اسلامی مملکت حاصل کر لی۔ اس نظریاتی مملکت کی کچھ اہم ذمہ داریاں ہیں جن کو پورا کرنا ہم سب پر لازم ہے۔ بطور مسلمان ہمارا نصب العین حقیقی اور خالص اسلام ہونا چاہیے۔

تشریح: قیامِ پاکستان کا بنیادی مقصد دُنیا پر یہ حقیقت واضح کرنا تھا کہ اسلام کے ابدی اصول بیسویں صدی میں بھی اتنے ہی مفید اور قابلِ عمل ہیں جتنے پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفائے راشدین کے دَور میں تھے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی بے مثال جدوجہد کے نتیجے میں ایک تجربہ گاہ حاصل کی تھی جسے اسلامی فلاحی ریاست کا نمونہ بنانا مقصود تھا۔ تحریکِ پاکستان کا مقبول نعرہ "پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ" شاہد ہے کہ مسلمان رب کی دھرتی پر اس کے نظام کے نفاذ کا خواب دیکھ رہے تھے لیکن آزادی کے بعد ان کا یہ خواب پورا نہ ہو سکا اور مملکتِ خداداد میں اسلامی جمہوری نظام قائم نہ ہونے دیا گیا جس کا نتیجہ سماجی ناانصافی، سیاسی ابتری اور معاشی عدم مساوات کی صورت میں برآمد ہوا۔ وطنِ عزیز کے حالات دیکھتے ہوئے اسلامیانِ پاکستان پر یہ واضح ہو رہا ہے کہ ملک کی حکومت کو اسلامی جمہوریت کے اصولوں پر قائم ہونا چاہیے۔ یہی تشکیلِ پاکستان کا مقصد تھا۔ اس مقصد کو پورا کرنا ہمارا اسلامی اور انسانی فریضہ ہے۔ ہمیں ایسا نظامِ حکومت اختیار کرنا ہے جس میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے حقوق محفوظ ہوں۔ سرمایہ چند افراد تک محدود ہو کر نہ رہ جائے۔ غریبوں اور کارکنوں کو عزت کی روٹی ملے۔ عورتوں کو ان کے حقوق ملیں اور ان کا بطور انسان احترام کیا جائے۔ اسلام کے ان حیات پرور اصولوں پر عمل کر کے ہم دُنیا کو دِکھا سکتے ہیں کہ ایک حقیقی اسلامی جمہوریہ میں نظامِ حکومت کس انداز کا ہوتا ہے۔

مزید معروضی سوالات

س: سرسیّد نے اپنی کوششوں سے کیا ثابت کیا؟

ج: سرسیّد نے اپنی مذہبی تصانیف اور رسالہ تہذیب الاخلاق کے اجرا سے ثابت کر دِکھایا کہ اسلام عقل کے اصولوں پر مبنی ہے۔

س: آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد کب ڈالی گئی؟

ج: 1886ء میں سرسیّد نے آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد ڈالی جس کے اجلاس ہر سال مختلف مقامات پر منعقد ہو کر مسلمانوں میں نئی رُوح پھونکنے کا باعث ہوئے۔

س: سرسیّد نے مسلمانوں کو آل انڈیا نیشنل کانگریس میں شامل ہونے سے کیوں روکا؟

ج: سرسیّد احمد خان کی دُور اندیشی نے دیکھ لیا تھا کہ کانگریس میں شمولیت سے مسلمانوں کو بحیثیت قوم نقصان پہنچے گا۔

س: اسباب بغاوت ہند میں سرسیّد نے انگریز کی توجہ کس بات کی طرف مبذول کرائی؟

ج: انہوں نے اسباب بغاوت ہند لکھ کر انگریز حکومت کو بتایا کہ غدر کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ ہندوستانیوں کو ملک کی سیاسی کونسلوں میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔

س: سبق میں سرسیّد کے جن ساتھیوں کا ذکر آیا ہے ان کے نام لکھیے؟

ج: سبق میں محسن الملک، وقار الملک، الطاف حسین حالی، ذکاء اللہ، نذیر احمد، شبلی نعمانی اور امیر علی کا ذکر آیا ہے۔

س: سرسیّد کے جدید علم الکلام کے ردِعمل میں کیا ہوا؟

ج: سرسیّد احمد خان کے جدید علم الکلام کے ردِعمل میں شبلی نعمانی نے لکھنؤ میں ندوۃ العلما قائم کیا۔ دیوبند میں علما نے قدیم طرز کی درس گاہ بنا کر قدیم اسلامی علوم کے چراغ روشن کیے۔

س: علامہ اقبال نے کن چار چیزوں پر زور دیا؟

ج: علامہ اقبال نے توحید، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور ان کی مکمل تقلید، قرآن مجید کا مطالعہ اور اس کی تعلیمات کی پیروی اور رجائیت یعنی مایوسی کو ترک کرنے پر زور دیا۔

س: 1935ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں کیا طے پایا؟

ج: 1935ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں طے پایا کہ مرکز میں فیڈریشن اور صوبوں میں خود اختیاری حکومتیں قائم ہوں گی۔

س: کانگریس کی حکومتوں نے مسلمانوں کے خلاف کون سے اقدامات اُٹھائے؟

ج: کانگریس کی حکومتوں نے اُردو کو مٹایا۔ ہندی کو اُبھارا، ہندوانہ تمدن کے دیگر اداروں اور نشانات کو فروغ دیا اور کوشش کی کہ ہندوستانی مسلمانوں کی جداگانہ ہستی ختم ہو جائے اور وہ ہندوؤں میں مدغم ہو جائیں۔

س: مسلم لیگ کے علاوہ مسلمانوں نے کون سی جماعتیں قائم کیں؟

ج: مسلم لیگ کے علاوہ مسلمانوں نے جمعیت العلما، خدائی خدمت گار اور مجلس احرار قائم کیں۔

س: 46-1945ء کے انتخابات کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

ج: 46-1945ء کے انتخابات میں ہندوؤں میں کانگریس اور مسلم حلقوں میں مسلم لیگ کو مکمل کامیابی ملی۔